مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی!

جب سے پاکستان میں سرکاری سطح پر شریعت کی عملداری کے لئے کوششوں نے سنجیدہ صورت اختیار کی ہے، بعض حلقوں کی طرف سے مختلف شکلوں میں اس کے خلاف پروپیگنڈے کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہو گیا ہے جس کی ظاہری ہیئت اگرچہ الحمد للہ محاذ آرائی کی نہیں ہے کیونکہ ملت پاکستان جن قربانیوں کی بدولت اس مقام تک پہنچی ہے ان کے بعد کسی کو برسر عام اس کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی تاہم ایسی سازشوں کا زیادہ تر تعلق تبدیلی نظام کی الجھنوں کی اہمیت بیان کرنے سے ہے تاکہ ملت کی ساری توجہ ان کی طرف لگ کر اسے منزل مقصود بھول جائے۔ آجکل مندرجہ ذیل رکاوٹوں کا ذکر عام سننے میں آرہا ہے:۔

اسلام کی کارفرمائی ارتقائی عمل ہے اس لئے یہ تدریج ہی ہونا چاہیئے۔ معاشرتی فضا ناموافق ہے پہلے تربیت کی ضرورت ہے اس کے لیے اسلامی مشینری موجود نہیں ہے۔ اسلامی قانون کی مکمل متفقہ تدوین جدید کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا وغیرہ وغیرہ ، بالآخر تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ شریعت تو چودہ صدیاں قبل سے مکمل نافذ ہے کسی قانونی اقدام کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ہم چاہتے ہیں کہ ان شبہات کا مختصر طور پر ایک جائزہ اپنے قارئین کے سامنے رکھ دیں تاکہ عوامی رائے کے تعاون سے اس کلمہ حق کی فرمانروائی کے ذمہ دار ایک مسلمان کے صحیح انداز فکر سے درپیش مسائل سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ معذرتوں کے پس پردہ ہمیں تو یوں نظر آرہا ہے جیسے نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ نے اس بیسویں صدی میں ہمیں شریعت کی عملداری کا مکلف بنا کر بے یار و مددگار چھوڑ رکھا ہے اور قرآن کریم کی روشنی اور اس میں اللہ کی نصرت کے وعدے صرف وعظ کہنے والوں کیلئے ہیں عملی زندگی سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ـــ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ـــ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ